

جنازہ

کے احکام و مسائل

[۲]

[تدفین اور نماز جنازہ سے متعلق چند مسائل]



پیماری سے قبر تک

جسے شرعی حد لگائی گئی ہو اس کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو اسلم کے ایک شخص نے زنا کا اعتراف کیا جب اسے رجم کیا گیا تو اس کے بعد
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ

نبی ﷺ نے اس کے لئے بھلے جملے کہے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ [بخاری: ۶۳۲۱]

بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی خواہ مردہ پیدا ہو

اللہ کے رسول ص ﷺ نے فرمایا

وَالسَّقَطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ

نا تمام بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

[ابوداؤد: ۳۱۸۲] [ارواء الغلیل: ۷۱۶، صحیح]

عَنْ خَالَتِهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنْ صَبْيَانِ الْأَنْصَارِ
فَصَلَّى عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس انصار میں سے ایک بچہ لایا گیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی نماز جنازہ
پڑھائی۔

[مسلم، نسائی: ۱۹۴۷] [احکام الجنائز: ۱-۸۰]

بوقت ضرورت مسجد میں بھی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

عَائِشَةُ أَمَرَتْ أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا
فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ
إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو مسجد سے گزرا جائے تاکہ وہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں تو لوگوں نے یہ
نا پسند کیا، انہوں نے کہا: لوگ کتنا جلد بھول گئے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی۔

[مسلم: ۲۲۹۶]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

صُلِّيَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْجِدِ

عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد ہی میں ادا کی گئی۔

[موطا امام مالک] [الشتر المستطاب: ۱-۷۵]

قبروں کے درمیان نماز جنازہ جائز نہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا
نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ بَيْنَ الْقُبُورِ
مسند الطیالیسی، (صحیح) [6834 فی صحیح الجامع]

جنازے کی تکبیروں میں رفع الیدین ہوگا یا نہیں؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ
وَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک جنازے پر تکبیر کہی اور اپنے ہاتھ کو پہلی ہی تکبیر کے وقت اٹھایا اور اپنی
دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔

[ترمذی، دارقطنی] [صحیح، احکام الجنائز: ۱-۱۱۵]

عن ابن عمر: - أنه كان يرفع يديه كلما كبر على الجنازة

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب جب جنازے میں تکبیر کہتے اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

[مسند الشافعی: ۵۸۵] [بخاری: سبہ الصلاة على الجنائز]

اگر زیادہ جنازے اکٹھے ہو جائیں تو کیا کریں؟

خواہ مردوں کی ہو یا عورتوں کی ایک ہی نماز سب کے لئے کافی ہوگی لیکن عورتوں کو قبلہ کی جانب اور مردوں کو امام سے قریب رکھنا بہتر ہے۔

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا فَجَعَلَ الرَّجَالُ يُلُونِ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ يَلِينَ الْقِبْلَةَ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نو جنازوں کی نماز پڑھائی لہذا مردوں کو امام سے قریب اور عورتوں کو قبلہ سے قریب کیا۔

[نسائی، بیہقی، عبد الرزاق] [احکام الجنائز: ۱-۱۰۳] صحیح

کئی جنازے اکٹھا ہو جائیں اور ان پر الگ الگ نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے اور یہی اصل طریقہ ہے۔ جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے شہدائے احد پر کیا
تھا

عن ابن عباس قال: " لما وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمزة. أمر به فهدى إلى القبلة، ثم

كبر عليه تسعا، ثم جمع إليه الشهداء، كلما أتى بشهيد وضع إلى حمزة، فصلى عليه، وعلى الشهداء

معه حتى صلى عليه، وعلى الشهداء اثنين وسبعين صلاة "

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے پاس آئے لہذا انھیں قبلہ کی جانب رکھنے کا حکم دیا اور
ان پر نو تکبیریں کہی پھر تمام شہیدوں کو جمع کیا جب کوئی شہید لایا جاتا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس رکھا جاتا آپ ان کی اور ان کے ساتھ
شہیدوں کی نماز جنازہ پڑھتے۔ یہاں تک کہ ان کی اور دیگر شہدائے کی بہتر مرتبہ نماز جنازہ پڑھی۔

[طبرانی، احکام الجنائز: ۱-۱۰۵، صحیح]

کیا خواتین نماز جنازہ میں شریک ہو سکتی ہیں؟

خواتین نماز جنازہ میں شریک ہو سکتی ہیں لیکن ان کا جنازے کے پیچھے چل کر جانا درست نہیں۔
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.
 عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو مسجد سے گذارا جائے تاکہ وہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں تو لوگوں نے یہ ناپسند کیا، انہوں نے کہا: لوگ کتنا جلد بھول گئے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی۔ [مسلم: ۲۲۹۶]

صفوں کا طاق ہونا مستحب ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ
 جس بھی مسلمان کی وفات ہوتی ہے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھتی ہیں تو وہ جنت کو واجب کر لیتا ہے۔
 [ابوداؤد: حسن] [احکام الجنائز: ۱۷۴: ۳]

جس کے جنازہ میں چالیس مومن شریک ہوں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
 مَا مِنْ أَرْبَعِينَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَسْتَغْفِرُونَ لِمُؤْمِنٍ ، إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ
 جس بھی مومن کے لئے چالیس لوگ استغفار کریں اس کے حق میں اللہ ان کی سفارش کو قبول فرما لیتا ہے۔
 (ابن ماجہ) عن ابن عباس . صحیح الجامع: ۵۶۸۰، صحیح
 مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ
 جس کی مسلمان آدمی کی وفات ہوتی ہے اور اس کے جنازے پر چالیس ایسے افراد جمع ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تو اللہ اس کے لئے ان کی سفارش کو قبول فرماتا ہے۔ [مسلم: ۲۲۴۲]

نماز جنازہ میں جتنے زیادہ افراد ہوں گے میت کو اتنا ہی فائدہ ہوگا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا
 مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلَّى عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِعُوا فِيهِ
 جس بھی میت پر مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت نماز پڑھے جو تقریباً سو کی تعداد میں ہو اور ان میں سے ہر ایک اس کے لئے سفارش کرے تو ان کی سفارش اس کے حق میں قبول کی جاتی ہے۔ [مسلم: ۲۲۴۱]

نماز جنازہ کی فضیلت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
 مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ . قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ « مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ »
 جو جنازے میں آئے اور اس کی نماز پڑھے تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن کئے جانے تک حاضر رہے تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، کہا گیا: دو قیراط کی مقدار کیا ہے: انہوں نے کہا: دو بڑے پہاڑ کے مثل۔ [بخاری: ۱۳۲۵]

جنازے کے ساتھ چل کر جانا اور اسے کندھا دینا

جنازے کے ساتھ چل کر جانے سے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ » . ---
 وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں [ان ہی میں ذکر کیا] اور جب انتقال کر جائے تو اس کے پیچھے جانا۔ [مسلم: ۵۷۷۸]
 اور ایک روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودُوا الْمَرِيضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَازَةَ تُذَكِّرُكُمْ
 الْآخِرَةَ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مریض کی عیادت کرو اور جنازے کے پیچھے چلو اس لئے کہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتا ہے۔ [احمد، ابن حبان، بیہقی] [صحیح الجامع: ۴۱۰۹]

کچھ لوگوں نے کہا کہ چاروں طرف سے میت کو کندھا دیا جانا چاہیئے لیکن اس تعلق سے اللہ کے رسول ﷺ کی کوئی صریح حدیث موجود نہیں۔
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ بِجَوَانِبِهَا الْأَرْبَعِ فَقَضَى الَّذِي عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو کوئی جنازے کو اس کے چاروں جانب سے اٹھائے گا تو گویا کہ اس نے اس کے حق کو ادا کر دیا۔
 [مسند عبد الرزاق: ۶۵۱۸]

جس روایت میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو سنت کہا ہے وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں سے ایک راوی غائب ہے۔
 [ضعیف ابن ماجہ: ۱۳۷۸، ضعیف]

جنازے میں آگے اور پیچھے دونوں جانب چلا جاسکتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے۔
 [ابوداؤد، ابن ماجہ] [صحیح، ابن ماجہ: ۱۴۸۲]

چلنے والے کے لئے بہتر ہے کہ وہ پیچھے چلے

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ - وَأَحْسَبُ أَنَّ أَهْلَ زِيَادٍ أَخْبَرُونِي أَنَّهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - -
قَالَ « الرَّكَّابُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا

سوار جنازے کے پیچھے چلے گا اور چلنے والے جنازے سے قریب ہو کر اس کے پیچھے آگے، دائیں اور بائیں کہیں بھی چل سکتا ہے۔
[ابوداؤد، ابن ماجہ: صحیح ابن ماجہ: ۱۵۰۷، ۱۳۸۱]

لیکن بہتر ہے کہ پیدل ہی جنازے میں شریک ہوں

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَتَى بِدَابَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ « إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي فَلَمْ أَكُنْ لَأَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ ».

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازے میں جاتے وقت اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک جانور لایا گیا اللہ کے رسول ﷺ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا لیکن لوٹے وقت جب جانور لایا گیا تو آپ سوار ہو گئے، اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے کہا: فرشتے بھی چل رہے تھے اس لئے میں سوار نہیں ہوا اور جب وہ لوگ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔ [ابوداؤد: ۳۱۷۷، صحیح، صحیح الاحکام: ۷۵]

جنازے کے ساتھ چلنے والا اس وقت تک نہیں بیٹھے گا جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے

إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَعَ

جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو جنازے کے پیچھے چلے تو جنازہ رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے۔

[احمد، متفق علیہ، سنن ثلاثہ: صحیح، صحیح الجامع: ۵۶۵]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا : مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوَضَعَ.

ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ کسی جنازہ میں شریک ہوئے ہوں اور رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے ہوں۔

[نسائی: صحیح: صحیح سنن نسائی: ۱۹۱۸]

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا منسوخ ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ ، وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ "

جنازہ دیکھ کر اللہ کے رسول ﷺ ہمیں کھڑے ہونے کا حکم دیا کرتے تھے پھر بعد میں آپ بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیتے۔ [ابوداؤد]
[احکام الجنائز: ۱-۷۷، صحیح]

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا. يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ. عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْتَبُ هُنَّ كِهَم نَے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے لہذا ہم بھی کھڑے ہو گئے اور بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ یعنی جنازہ دیکھ کر۔ [مسلم: ۲۲۷۴]

جنازہ اٹھانے والے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے

مَنْ غَسَلَ مِيْتًا فَلْيَغْتَسِلْ ، وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

جو میت کو غسل دے تو اسے غسل کر لینا چاہیے اور جو اسے اٹھائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کر لے۔

[ابوداؤد، ابن ماجہ] [صحیح، صحیح الجامع: ۶۴۰۲]

جنازے کے ساتھ چلنے والے کے لئے اونچی آواز سے ذکر کرنا بدعت ہے

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَكْرَهُونَ رَفَعَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلَاثٍ عِنْدَ الْقِتَالِ وَفِي الْجَنَائِزِ وَفِي الذِّكْرِ.

قیس بن عباد کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ تین وقت میں آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے تھے، لڑائی کے وقت، جنازوں میں اور ذکر کرتے وقت۔ [بیہقی] [احکام الجنائز: ۱-۷۱]

قبر کو گہری رکھنا چاہیے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْفَرُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے روز ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے شکایت کی کہ ہر ایک کے لئے قبر کھودنا ہمارے لئے بہت مشکل ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: گڑھا کھودو، اسے گہرا کرو اور اچھی قبر بناؤ اور ایک قبر میں دو یا تین کو دفن کرو۔

[نسائی] [صحیح، ارواء الغلیل: ۷۴۳]

ایک ہی قبر میں ایک سے زائد کو دفن کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اوپر ذکر کی ہوئی حدیث سے معلوم ہوا اور ان میں جو قرآن کا زیادہ حافظ یا قاری ہوگا اسے مقدم کیا جائے گا جیسا کہ اسی حدیث میں آگے ہے

قَالُوا : فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ پہلے ہم کسے رکھیں؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو ان میں قرآن کا زیادہ پڑھنے والا ہو اسے مقدم کرو۔ [نسائی] [صحیح، ارواء الغلیل: ۷۴۳]

قبر سیدھی بھی بنائی جاسکتی ہے اور لحد والی بھی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَلْحَدُ ، وَآخَرُ يَضْرَحُ ، فَقَالُوا : نَسْتَحْيِرُ رَبَّنَا ، وَنَبْعَثُ إِلَيْهِمَا ، فَأَيُّهُمَا سُبِقَ تَرَكْنَاهُ ، فَأَرْسِلَ إِلَيْهِمَا ، فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ ، فَلَحَدُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی مدینہ میں ایک شخص لحد [بغلی قبر] بناتا تھا اور دوسرا [شق] سیدھی قبر بناتا تھا، لوگوں نے کہا: ہم اپنے رب سے استخارہ کریں گے اور ان دونوں کی جانب پیغام بھیجیں گے جو بھی سبقت کر جائے گا ہم اسے چھوڑ دیں گے، لہذا ان دونوں کے پاس پیغام بھیجا گیا، لہذا لحد بنانے والا سبقت لے گیا، تو لوگوں نے نبی ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی۔ [ابن ماجہ: صحیح ابن ماجہ: ۱۲۶۲، صحیح]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللَّحْدُ لَنَا ، وَالشَّقُّ لِعَيْرِنَا .

بغلی قبر ہمارے لئے اور سیدھی قبر دوسروں کے لئے ہے۔ [ابن ماجہ: صحیح ابن ماجہ: ۱۲۶۲، صحیح]

میت کو قبر کے پچھلے حصہ سے داخل کیا جائے

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قَبْلِ رِجْلَيْ الْقَبْرِ وَقَالَ هَذَا مِنْ السُّنَّةِ . ابواسحاق کہتے ہیں کہ حارث رحمہ اللہ نے وصیت کی کہ ان کی نماز عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں لہذا انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر انہیں قبر کے پیروں کی جانب سے قبر میں داخل کیا اور کہا کہ یہی سنت ہے۔ [ابوداؤد: احکام الجنائز: ۱- ۱۵۰، صحیح]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سُلَّ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ . عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو آپ کے سر کی جانب سے داخل کیا گیا۔ [بیہقی: ۷۳۰۵]

ہر شخص کے لئے تین لپ مٹی ڈالنا مستحب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ ، فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا . ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی پھر میت کی قبر پر آئے اور اس کے سر کی جانب سے تین لپ مٹی ڈالا۔

[ابن ماجہ: صحیح، صحیح ابن ماجہ: ۱۲۷۱]

میت کو قبر میں داخل کرتے وقت کون سی دعا پڑھیں؟

عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ ، قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ .

وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ مَرَّةً : إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي لَحْدِهِ ، قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جب میت کو قبر میں داخل کرتے تو کہتے:

اللہ کے نام کے ساتھ، اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق۔

اس حدیث کے راوی خالد نے ایک مرتبہ کہا: کہ اللہ کے رسول ﷺ جب میت کو اس کی لحد میں داخل کرتے تو کہتے: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے مطابق۔

[ترمذی، ابن ماجہ] [صحیح، ارواء الغلیل: ۳-۱۹۷]

میت کو قبر میں صرف مرد ہی اتار سکتے ہیں

غیر محرمہ عورت کو قبر میں کیسا مرد اتارے؟

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ - قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ ، فَقَالَ : هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَانْزَلَ فِي قَبْرِهَا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی کے جنازہ میں حاضر ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں بہہ رہی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے آج رات ہمبستری نہ کی ہو؟ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، میں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: تم اترو۔ کہتے ہیں: وہ ان کی قبر میں اترے۔ [بخاری: ۱۲۵۶]

میت کے اولیاء اسے قبر میں اتارنے کے زیادہ مستحق ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ

اور رشتہ ناتے والے ان میں سے بعض بعض کے زیادہ نزدیک ہیں۔ [انفال: ۷۵]

خاوند اپنی بیوی کو دفن کر سکتا ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا:

وَوَدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ ، فَهَيَّئْ لَكَ وَدَفْنُكَ

میں چاہتا ہوں کہ میری زندگی میں تمہاری وفات ہو تو میں تمہیں تیار کروں گا اور دفن کروں گا۔

[احمد، ابن ماجہ] [ارواء الغلیل: ۳-۱۶۱]